فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں اللہ مالک عرش ان سے پاک ہے

مقام رب العالمین
اور
فتنہ قادیانیت



تالیف : عبیداللہ لطیف حفظہ اللہ

نظرثانی: ابوعبداللہ محمد شعیب حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

ناشر: خاتم النبیین اکیڈمی ستیانہ بنگلہ فون: 0304-6265209 0323-7669236 0323-7660824

www.ircpk.com

مؤلف کی دیگر کتب

1. مقام صحابہ اور فتنہ قادیانیت
2. مقام قرآن وحدیث اور فتنہ قادیانیت
3. مقام حرمین شریفین اور فتنہ قادیانیت (زیر طبع)
4. مقام انبیاء اور فتنہ قادیانیت (زیر طبع)
5. فتنہ قادیانیت حقائق کے تناظر میں (زیر طبع)
6. مصنف مزاج قادیانیوں سے چند سوالات (زیر طبع)
7. اسلام عورت اور پردہ (زیر طبع)
8. اربعین تقویٰ (زیر طبع)

نام کتاب

مقام رب العالمین اور فتنہ قادیانیت

تالیف..........................عبید اللہ لطیف حفظہ اللہ

نظر ثانی..........................ابو عبد اللہ محمد شعیب حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

سرورق..........................یاسر لطیف زبیر

اشاعت اول .... جولائی 2012ء

ناشر..........................خاتم النبیین اکیڈیمی ستیانہ بنگلہ

قیمت..........................

ملنے کے پتے

1۔ لطیف پرنٹرز اینڈ اسلامک سی ڈی سنٹر مسلم مارکیٹ ستیانہ بنگلہ
2۔ مکتبہ اسلامیہ کوتوالی روڈ فیصل آباد
3۔ دارالاندلس مرکز خیبر نشاط آباد فیصل آباد
4۔ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار فیصل آباد
5۔ اقراء قرآن محل کوتوالی روڈ فیصل آباد

فہرست مضامین

مقام رب العالمین اور فتنہ قادیانیت

عرض مؤلف

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد!فقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم(اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّینَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ)

نبی آخر الزماں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

عقیدہ ختم نبوت پر ایمان اور یقین ہر مسلمان کے ایمان کا لازمی جزو ہے یوں تو نبی آخر الزماں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہی بعض لوگوں نے نبوت کے باطل دعوے کر دیئے تھے جس میں سرفہرست مسیلمہ کذاب تھا (جسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ہی ایک جنگ کے دوران وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا تھا) اس نے اسلام اور امت مسلمہ کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا کیونکہ مسیلمہ کذاب اور اس کے حواریوں کے ساتھ جنگ میں تقریباً سات سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو حافظ قرآن تھے شہید ہوئے تھے۔ تمام صحابہ نے جھوٹے داعیان نبوت کے خلاف جنگ کر کے ثابت کر دیا کہ امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ نبی کریم علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اس کے بعد امت مسلمہ کو جس کذاب نے زیادہ نقصان پہنچایا اسکا نام ابوطاہر قرامطی ہے۔ جس نے ہجر شہر میں ایک جعلی مسجد تعمیر کی اور اسے بیت الحجرت کا نام دیا اور اپنے معتقدین کو اس کا طواف کرنے کا حکم دیا۔ 316ھ میں اس لعین نے ایک لشکر ترتیب دیا اور مکہ مکرمہ پر نہ صرف چڑھائی کی بلکہ مسلمان حجاج کرام کا قتل عام کرنے کے ساتھ ساتھ بیت اللہ شریف کی بے حرمتی کرتے ہوئے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بیٹھ کر مسلح داخل ہوا اور شراب بھی پی۔ مزید یہ ملعون 17 ذی الحجہ کو حجر اسود کو اپنے اصل مقام سے اکھاڑ کر ہجر شہر میں لے گیا۔ اور وہاں جا کر بنائی ہوئی جعلی مسجد میں نصب کر دیا۔

اور اس خبیث کی خباثت کی وجہ سے 317ھ سے 327ھ تک حج بیت اللہ بالکل موقوف رہا۔ حجر اسود 339ھ کو دوبارہ اس کے اصل مقام پر نصب کیا گیا یوں تقریباً تئیس برس حجر

اسود مکہ مکرمہ سے غائب رہا۔

محترم قارئین! مسیلمہ کذاب اور ابوطاہر قرامطی سے بھی زیادہ اگر کسی نے امت مسلمہ کو نقصان پہنچایا ہے تو وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت ہے کیونکہ جب بھی کسی نے نبوت کا باطل دعویٰ کیا کسی نہ کسی غیور مسلمان نے اسے واصل جہنم کر دیا لیکن یہ امت مسلمہ کی بدقسمتی کہہ لیں کہ قادیانی ملعون انگریز کے زیر سایہ امت مسلمہ میں انتشار پھیلانے میں مصروف کار رہا اور علمائے کرام اس کا علمی محاسبہ تو کرتے رہے لیکن کسی کو مسیلمہ کذاب کی طرح اسے واصل جہنم کرنے کی توفیق نصیب نہ ہوئی اور یہ قادیانی ملعون سرمایہ اہلحدیث مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ میں اپنے ایک دعائیہ اشتہار کے نتیجہ میں ہیضہ کی بیماری کے ساتھ بیت الخلاء میں واصل جہنم ہوا۔

محترم قارئین! اب بھی قادیانی ذریت اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلم نوجوانوں کو گمراہ کرنے میں مشغول ہے بندہ ناچیز (راقم) کے ساتھ بھی ایسا ہی ایک واقعہ پیش آ چکا ہے غالباً 1994ء کی بات ہے میں ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر کے پاس دوائی لینے کے لیے گیا تو اس نے دوائی دینے کے ساتھ ساتھ مجھے اپنی ایک کتاب ''اسوہ حسنہ'' بھی دی اور کہا کہ ہماری کتب کا مطالعہ کر کے بھی دیکھو۔ اس وقت سے میں نے قادیانیوں کی کتب کا مطالعہ کرنا شروع کیا تو اس بات کا عین الیقین ہو گیا کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار نہ صرف گستاخ رب العالمین ہیں بلکہ گستاخان انبیاء علیہ السلام اور گستاخان قرآن وحدیث بھی ہیں۔

میں نے یہ کتاب ان مسلم نوجوانوں کو قادیانی عقائد سے آگاہ کرنے کے لیے تحریر کی ہے جو ان قادیانیوں سے کسی حد تک متاثر نظر آتے ہیں تاکہ وہ ابلیس کے بہکاوے میں آ کر راہ حق سے بھٹک نہ جائیں اور یہ کتاب ان قادیانیوں کے لیے بھی لمحہ فکریہ ہے جو معمولی سا بھی شعور رکھتے ہیں۔ اس کتاب میں جتنے بھی حوالہ جات دیئے گئے ہیں وہ قادیانیوں کی اصل کتب کے ہیں اور کتاب کے آخر میں ان حوالہ جات کے عکس بھی دے دیئے گئے ہیں تاکہ کسی کو کسی بھی قسم کا شک نہ رہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت مجھ سے اپنے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے اور جب بھی موت آئے تو شہادت کی موت نصیب فرمائے۔آمین

اس کتاب میں جوکوئی کمی رہ گئی ہے وہ بندہ ناچیز کی طرف سے ہے اور اس میں جو بہتری ہے خاص اللہ رب العزت کا فضل وکرم ہے۔کتاب میں کسی بھی قسم کی غلطی ہو تو بندہ ناچیز کو اس سے ضرور آگاہ کریں آئندہ ایڈیشن میں اسے درست کر دیا جائے گا۔(ان شاءاللہ)

العبدالضعیف
عبیداللہ لطیف 36 گ ب ستیانہ بنگلہ فیصل آباد
0313-0322-6265209
ubaidullahlatif@gmail.com

مقام رب العالمین اور فتنہ قادیانیت

شرک کیا ہے؟

اللہ رب العزت کے ساتھ اس کی ذات میں یا صفات میں کسی اور کو شریک سمجھنا شرک ہے۔ذات میں شریک سمجھنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا باپ، بیٹا یا بیوی اور اللہ کے جسم کا کسی کو حصہ قرار دینا ہے اور صفات میں شرک سے مراد کسی بھی دوسری شخصیت کو خالق، رازق، اولاد دینے والا مشکلات حل کرنے والا زندہ یا مردہ کرنے والا تصور کرنا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ کسی اور کو بھی عبادت کے لائق سمجھنا شرک ہے عبادت خواہ رکوع وسجود کی شکل میں ہو یا نذرو نیاز دینے کی شکل میں یا مشکل وقت میں پکارنے کی شکل میں یا اولاد اور رزق مانگنے کی شکل میں ہو۔

مشرک کا انجام:۔

مشرک خواہ کلمہ گو ہو یا غیر کلمہ گو اگر بغیر توبہ کیے شرک کی حالت میں ہی اسے موت آ گئی تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور قیامت کے روز اس کے لیے کسی بھی قسم کی معافی نہیں ہوگی چنانچہ قرآن مقدس میں رب کائنات فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰـهَ لاَ یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰی اِثْماً عَظِیماً (النساء48)

ترجمہ؛ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَلاً بَعِیْداً (النساء116)

ترجمہ؛ اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

مزید رب کریم نے فرمایا

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْتَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ (الحج 31)

ترجمہ؛ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر گیا اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا اس کو ایسی جگہ لے جا کر پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھڑے اڑ جائیں۔

اور مشرکین کے بارے میں رب کائنات نے فرمایا کہ

اُولٰئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ (التوبہ 17)

ترجمہ؛ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال برباد ہو گئے اور یہ لوگ آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔

محترم قارئین! یہی وجہ ہے کہ امام الانبیاء خاتم المرسلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ ثَلَاثًا قَالُوْا! بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ (صحیح بخاری کتاب الشہادات 2654)

ترجمہ؛ کیا میں تمہیں سب سے بڑا کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ تین بار دہرایا' صحابہ رضوان اللہ علیہ اجمعین نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔

محترم قارئین! مرزا قادیانی ملعون نے نہ صرف صریحاً شرک کا ارتکاب کیا ہے بلکہ دعویٰ الوہیت کر کے دائرہ اسلام سے بھی خارج ہو چکا ہے۔ آیئے ذرا ملاحظہ کریں کہ کس طرح مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کھلم کھلا قرآن مقدس کی مخالفت کرتی ہے۔

1- کیا اللہ تعالیٰ کی مانند کوئی چیز ہو سکتی ہے؟

قرآنی عقیدہ:۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (شوریٰ 11)

ترجمہ؛ کوئی چیز اس کی مانند نہیں اور وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

قادیانی عقیدہ:۔

مندرجہ بالا آیت کریمہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت کو کسی بھی دنیاوی چیز سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی جبکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

(الف) ''قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض وطول رکھتا ہے اور تندوی (تیندوے) کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں''

(توضیح مرام ص 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 90)[1]

(ب) ''وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا''

(تجلیات الٰہیہ ص 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 ص 396)[2]

2- کیا اللہ تعالیٰ کی بیوی اور اولاد ہو سکتی ہے؟

قرآنی عقیدہ:۔

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اللہ رب العزت کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ ہی والدین اور نہ ہی بیوی کیونکہ رب کائنات نے قرآن مجید میں اپنے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمادیا ہے کہ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ o (سورۃ الاخلاص 1 تا 3)

ترجمہ؛ اے میرے نبی! کہہ دیجئے اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے نہ ہی اس کا کوئی باپ ہے اور نہ ہی بیٹا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام کی آیت نمبر 100 اور 101 میں فرمایا ہے کہ

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَ بَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ o بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌo

ترجمہ؛ اور لوگوں نے شیاطین کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دے رکھا ہے حالانکہ ان لوگوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں بیٹے اور بیٹیاں بلاسند تراش رکھی ہیں اور وہ پاک اور برتر ہے ان باتوں سے جو یہ کرتے ہیں وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اولاد کہاں سے ہوسکتی ہے حالانکہ اس کی کوئی بیوی تو ہے ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر چیز کو جانتا ہے۔

قادیانی عقیدہ:۔

محترم قارئین! مرزا قادیانی اس کے برعکس عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا

(الف) اے مرزا! اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِيْ

ترجمہ؛ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔

(بحوالہ تذکرہ صفحہ 548 از مرزا قادیانی طبع چہارم)[3]

(ب) ''تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا۔ یعنی تیرا ظہور بعینہٖ میرا ظہور ہوگا؛؛

(تجلیات الٰہیہ صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 404)[4]

(ج) ''اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر 4 ص 19 (روحانی خزائن جلد 17 ص 452) میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے۔

يريدون ان يروا طمثك والله يريدان يريك انعامه الانعامات المتواترة . انت منى بمنزلة اولادى والله وليك وربك فقلنا يا نار كونى برداً

یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر

خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص 143 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 581)[5]

(د) مرزا قادیانی ملعون مزید قمطراز ہے کہ

''درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 ص 81)[6]

(ر) اسی تعلق کی وضاحت کرتے ہوئے مرزا قادیانی کا ایک مرید خاص قاضی یار محمد قادیانی اپنی کتاب ''اسلامی قربانی'' ٹریکٹ نمبر 34 پر رقم طراز ہے کہ

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے''

(اسلامی قربانی ص 12 از قاضی یار محمد قادیانی)[7]

محترم قارئین! مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کی طرف سے اس سے بڑھ کر بھی اللہ رب العزت کی ذات پر کوئی رکیق حملہ ہو سکتا ہے۔ آیئے ذرا مزید دیکھئے کہ کس طرح یہ کذاب قادیانی رب ذوالجلال کے بارے میں مزید بکواس کرتا ہے لہٰذا لکھتا ہے کہ

(ز) ''جیسا کہ اس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ ''تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں اور تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔۔۔ لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے چلو تا خدا بھی تم سے پیار کرے میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے تو میری آنکھوں کے سامنے ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا خدا عرش سے تیری

تعریف کرتا ہے، ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔۔۔۔جس طرف تیرا منہ اس طرف خدا کا منہ...... میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے پیدا کیا ہے۔آ واہن (خدا تیرے اندر اتر آیا) خدا تجھے ترک نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے میں نے اپنی روح تجھ میں پھونکی''

(کتاب البریہ ص82 تا84 مندرجہ روحانی خزائن جلد13 ص100 تا102)[۸]

3- کیا اللہ تعالیٰ کھاتا اور پیتا بھی ہے؟

قرآنی عقیدہ:۔

اللہ رب العزت کھانے پینے سے مبرا ہے اس کا تذکرہ قرآن مقدس میں اس طرح ہے کہ

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ(الانعام؛14)

ترجمہ؛ کہو! کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو مددگار بناؤں کہ وہی تو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کو کھانا دیتا ہے اور خود کسی سے کھانا نہیں لیتا۔

قادیانی عقیدہ:۔

مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا کہ اے مرزا!

اُفْطِرُ وَاَصُوْمُ

ترجمہ؛ میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں☆

(دافع البلاء ص578 مندرجہ روحانی خزائن جلد18 ص227)[۹]

☆اس عبارت کا ترجمہ مرزا قادیانی کے الہامات وغیرہ پر مبنی تذکرہ نامی کتاب کے صفحہ 344 طبع چہارم سے لیا گیا ہے یہ کتاب ضیاء الاسلام پریس ربوہ (چناب نگر) پاکستان سے شائع ہوئی ہے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا (الاسرائیل 111)

ترجمہ؛ اور کہو کہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے نہ تو کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی کوئی اس کی بادشاہی میں شریک ہے اور نہ اس وجہ سے کہ وہ عاجز و ناتواں ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی بیان کرتے رہو۔

مزید فرمایا کہ

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ (الانبیاء 22)

یعنی جو باتیں یہ لوگ بناتے اللہ مالک عرش ان سے پاک ہے

قادیانی عقیدہ:۔

مرزا قادیانی ملعون رقمطراز ہے کہ

(الف) کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں پھر بعد اس کے یہ سوال ہوا کہ کیوں نہیں بولتا کیا (اس کی) زبان پر مرض لاحق ہو گیا ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 144 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 ص 312)[11]

(ب) مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے کہا کہ اے مرزا!

اخطیی و اصیب — میں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی

(حقیقۃ الوحی ص 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 106 از مرزا قادیانی)[12]

(ج) مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی کتاب سیرۃ المہدی میں مرزا قادیانی کی ایک مرتبہ کی حالت کا تذکرہ کچھ اس طرح کرتا ہے کہ "یہ واقعات سنا کر حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ کشف کی باتیں تھیں مگر خدا تعالیٰ نے ان بزرگوں کی کرامت ظاہر کرنے کے لیے خارج میں بھی ان کا وجود ظاہر کر دیا۔ اب ہمارا قصہ سنو۔ جس وقت تم حجرہ میں ہمارے پاؤں دبا رہے تھے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت وسیع اور مصفی مکان ہے اس میں ایک پلنگ بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک شخص حاکم کی صورت میں بیٹھا ہے میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ احکم الحاکمین ہے یعنی رب العالمین

ہیں اور میں اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہوں جیسے حاکم کا کوئی سر رشتہ دار ہوتا ہے۔ میں نے کچھ احکام قضا وقدر کے متعلق لکھے ہیں اور ان پر دستخط کرانے کی غرض سے ان کے پاس لے چلا ہوں جب میں پاس گیا تو انہوں نے مجھے نہایت شفقت سے اپنے پاس پلنگ پر بٹھا لیا۔ اس وقت میری ایسی حالت ہو گئی کہ جیسے ایک بیٹا اپنے باپ سے بچھڑا ہوا سالہا سال کے بعد ملتا ہے اور قدرتاً اس کا دل بھر آتا ہے یا شاید فرمایا اس کو رقت آ جاتی ہے اور میرے دل میں اس وقت یہ بھی خیال آیا کہ احکم الحاکمین یا فرمایا رب العالمین ہیں اور کس شفقت اور محبت سے انہوں نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا ہے اس کے بعد میں نے وہ احکام جو لکھے تھے دستخط کرانے کی غرض سے پیش کیے انہوں نے قلم سرخی کی دوات میں جو پاس پڑی تھی ڈبویا اور میری طرف جھاڑ کر دستخط کر دیئے۔ میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ حضرت صاحب نے قلم کے جھاڑنے اور دستخط کرنے کی حرکتوں کو خود اپنے ہاتھ کی حرکت سے بتایا تھا کہ یوں کیا تھا۔ پھر حضرت صاحب نے فرمایا یہ وہ سرخی ہے جو اس قلم سے نکلی ہے۔ پھر فرمایا دیکھو کوئی قطرہ تمہارے اوپر بھی گرا۔ میں نے اپنے کرتے کو ادھر ادھر سے دیکھ کر عرض کیا کہ حضور میرے پر تو کوئی نہیں گرا۔ فرمایا کہ تم اپنی ٹوپی پر دیکھو۔ ان دنوں میں ململ کی سفید ٹوپی میرے سر پر ہوتی تھی میں نے وہ ٹوپی اتار کر دیکھی تو ایک قطرہ اس پر بھی تھا مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں نے عرض کیا حضور میری ٹوپی پر بھی ایک قطرہ ہے۔"

(سیرت المہدی ص 75-74 روایت نمبر 100 جلد اول طبع چہارم)[13]

نوٹ؛ یہی واقعہ مرزا قادیانی نے تھوڑے سے ردوبدل کے ساتھ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں ص 225 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 267 پر درج کیا ہے۔

6- مرزا قادیانی کا دعویٰ الوہیت:۔

محترم قارئین! میں نے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے عقائد جو واضح طور پر قرآن مقدس سے متصادم تھے بیان کر دیئے ہیں اب مزید آپ اس انگریز کے خود کاشتہ پودے کے دماغ کے خلل کو ملاحظہ کریں کہ کس طرح اس نے خود ہی خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب

آئینہ کمالات اسلام میں مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

(الف) ورایتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت ا ننی ھو"

ترجمہ؛ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود اللہ ہوں میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام ص 564 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 ص 564) [14]

(ب) میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔۔۔اور اس حالت میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب وتفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا

انا زیناالسماء الدنیا بمصا بیح

پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔

(کتاب البریہ ص 85 تا 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 ص 103 تا 105) [15]

محترم قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ کس طرح یہ خبیث قادیانی واضح طور پر دعویٰ الوہیت کر رہا ہے نیز جو صفات فقط خالق ارض وسماوات یعنی اللہ رب العالمین کی ہیں انہیں اپنے اندر شامل کر رہا ہے۔

7- زندگی اور موت کا مالک کون؟

قرآنی عقیدہ:۔

هُوَ الَّذِیۡ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ فَاِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَهٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ

(المومن 68)

ترجمہ؛ وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور پھر جب وہ کسی کام کا کرنا مقرر کرتا ہے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ ہو جا بس وہ ہو جاتا ہے۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا

وَلَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ (الاخلاص ؛ 4)

ترجمہ؛ اور اس کا کوئی بھی ہمسر نہیں ہے۔

قادیانی عقیدہ:۔

مرزا قادیانی ملعون قرآن مقدس کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

(الف) اعطیت صفة الافناء والاحیاء من الرب الفعال

(خطبہ الہامیہ ص 55-56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 ص 55-56) [16]

ترجمہ؛ مجھ (مرزا قادیانی) کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔۔

محترم مسلمان ساتھیو! قادیانی دجال اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں نشان نمبر 104 کے تحت لکھتا ہے کہ

"ایک دفعہ میرا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہوگیا غشی پہ غشی پڑتی تھی اور میں اس کے قریب مکان میں دعا میں مشغول تھا اور کئی عورتیں اس کے پاس بیٹھی تھیں کہ یک دفعہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہوگیا ہے تب میں اس کے پاس آیا اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو تین منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہوگیا۔ اور نبض بھی محسوس ہوئی اور لڑکا زندہ ہوگیا۔

(حقیقۃ الوحی ص 253 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 265) [17]

8- "کن فیکون" صفت کا مالک کون؟

قرآنی عقیدہ:۔

اللہ رب العزت قرآن مقدس میں سورۃ یٰسین کے آخر میں فرماتے ہیں کہ

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (یٰسین :82)

ترجمہ؛ وہ جب کبھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

قادیانی عقیدہ:۔

مرزا قادیانی کن فیکون کی صفت کو نہ صرف اپنے اوپر چسپاں کرتا ہے بلکہ قرآن پاک میں تحریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کرتے ہوئے فرمایا

(الف) اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَادْتَ شَيْـًٔا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

ترجمہ؛ ''تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 108 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 108)[۱۸]

محترم قارئین! قادیانی کذاب کی اس خود ساختہ صفت کی حقیقت اس کے ان دعووں اور پیشگوئیوں سے ہی ظاہر ہو جاتی ہے جن کے پورا ہونے کی حسرت لیے ہی یہ کذاب واصل جہنم ہوا اور اپنی پیشگوئیوں کو اپنی صداقت کا معیار بناتے ہوئے مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

(ب) ''اگر ثابت ہو کہ میری سو پیشگوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کرتا ہوں کہ میں کاذب ہوں''

(اربعین نمبر 6 صفحہ 119 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 461)[۱۹]

(ج) ''واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 288 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 288)[۲۰]

محترم قارئین! آیئے اب ان پیشگوئیوں کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں جو مرزا کی پوری نہیں ہوئیں ویسے تو ان پیش گوئیوں کی تعداد بے شمار ہے لیکن یہاں پر فقط چار پیشگوئیاں

درج کر رہا ہوں۔

(الف) مولانا محمد حسین بٹالوی، رحمتہ اللہ علیہ جو ابتدا میں مرزا قادیانی کے دوستوں میں سے تھے جب اس کے یہ بدعقائد سامنے آئے تو انہوں نے نہ صرف ہر محاذ پر اس کذاب کا پیچھا کیا بلکہ سب سے پہلے اس کے خلاف فتویٰ تکفیر لکھ کر جماعت اہل حدیث کے سرخیل سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سے دستخط کروانے کے بعد سارے برصغیر سے تمام مکاتب فکر کے دو سو سے زائد علماء کے دستخط کروا کے مشتہر کیا انہی مولانا بٹالوی رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

''شیخ محمد حسین بٹالوی۔۔۔۔کی نسبت تین مرتبہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی اس حالت پر ضلالت سے رجوع کرے گا اور پھر خدا اس کی آنکھیں کھولے گا۔ واللہ علی کلی شئی قدیر'

(سراج منیر ص 78 روحانی خزائن جلد 12 ص 80)[۲۱]

(ب) محمدی بیگم کے نکاح کے بارے میں مرزا قادیانی کی کوششوں کا جائزہ لیں تو مرزا ملعون اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہشیار پوری کی دختر کلاں (محمدی بیگم) انجام کار تیرے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا وے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے''

(ازالہ اوہام ص 396 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 305)[۲۲]

(ج) مرزا قادیانی اپنی کتاب ''تریاق القلوب'' ص 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 201 پر رقمطراز ہے کہ

''تخمیناً 18 برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین

بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اس کو یہ الہام سنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ

بکر وثیب

جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کیے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور اس وقت بفضل تعالیٰ چار پسر (بیٹے) اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے''

(تذکرہ صفحہ 31 طبع چہارم)[۲۳]

(د) 20 فروری 1884ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدائے تعالیٰ کی طرف سے بیان کی کہ اس نے مجھے بشارت دی تھی کہ بعض عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔

(روحانی خزائن جلد 2 ص 318 طبع چہارم اشتہار محک اخیار واشراء)[۲۴]

محترم قارئین! مرزا قادیانی کی کن فیکون کی صفت کا حال فقط ان چند باتوں سے ظاہر ہو گیا کہ نہ تو مولانا بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ قادیانی ہوئے بلکہ انہوں نے ساری زندگی قادیانیوں کو ناکوں چنے چبوائے اسی طرح نہ ہی محمدی بیگم سے مرزا کا نکاح ہوا اور نہ ہی وہ مرزا کی زندگی میں بیوہ ہوئی اور اس پیشگوئی کے بعد نہ کسی بیوہ عورت سے شادی ہوئی نہ کنواری سے بلکہ مرزا قادیانی یہ حسرت دل میں لیے ہی واصل جہنم ہو گیا

فاعتبروا یا اولی الابصار

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى
وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى
وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (سورۃ النساء: 115)



جو شخص راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے باوجود بھی رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اُسے اُسی طرف لگا دیتے ہیں جسطرف وہ خود متوجہ ہو اور ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے بہت بُرا ٹھکانہ۔



حوالہ نمبر1:۔

پیدا ہوتی ہے وہی حرکت اس اندام کے کل اعضا یا بعض میں جیسا کہ اس قیوم کی ذات کا تقاضا ہو پیدا ہو جاتی ہے۔

اس بیان مذکورہ بالا کی تصویر دکھلانے کے لئے تخیلی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ بے شمار پَیر اور ہر یک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحۂ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔ اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔ یہ وہی اعضا ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے جب قیوم عالم کوئی حرکت جزوی یا کلّی کرے گا تو اس کی حرکت کے ساتھ اس کے اعضا میں حرکت پیدا ہو جانا ایک لازمی امر ہوگا اور وہ اپنے تمام ارادوں کو انہیں اعضا کے ذریعہ سے ظہور میں لائے گا نہ
﴿۷۶﴾ کسی اور طرح سے پس یہی ایک عام فہم مثال اُس روحانی امر کی ہے کہ جو کہا گیا ہے کہ مخلوقات کی ہر یک جزو خدائے تعالیٰ کے ارادوں کی تابع اور اس کے مقاصد مخفیہ کو اپنے خادمانہ چہرہ میں ظاہر کر رہی ہے اور کمال درجہ کی اطاعت سے اس کے ارادوں کی راہ میں محو ہو رہی ہے اور یہ اطاعت اس قسم کی ہرگز نہیں ہے جس کی صرف حکومت اور زبردستی پر بنا ہو بلکہ ہر یک چیز کو خدائے تعالیٰ کی طرف ایک مقناطیسی کشش پائی جاتی ہے اور ہر یک ذرّہ ایسا بالطبع اس کی طرف جھکا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک وجود کے متفرق اعضا اس وجود کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس درحقیقت یہی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ یہ تمام عالم اس وجود اعظم کے لئے بطور اعضا کے واقعہ ہے اور اسی وجہ سے وہ **قیوم العٰلمین** کہلاتا ہے کیونکہ جیسی جان اپنے بدن کی قیوم ہوتی ہے ایسا ہی وہ تمام مخلوقات کا قیوم ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو نظام عالم کا بالکل بگڑ جاتا۔

ہر یک ارادہ اس قیوم کا خواہ وہ ظاہری ہے یا باطنی دینی ہے یا دنیوی اسی

حوالہ نمبر2:۔

دوں گا۔ اُسی طرح جس طرح فرعون کے ہاتھ سے موسیٰ نبی اور اُس کی جماعت کو رہائی دی گئی اور یہ معجزات اُسی طرح ظاہر ہوں گے کہ جس طرح موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے۔ اور خدا فرماتا ہے کہ مَیں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا اور مَیں اُسے مدد دوں گا جو میری طرف سے ہے اور مَیں اس کا مخالف ہو جاؤں گا جو اس کا مخالف ہے۔☆

سو اے سُننے والو! تم سب یاد رکھو کہ اگر یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو تم سمجھ لو کہ مَیں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ لیکن ان پیشگوئیوں نے اپنے پورے ہونے کے وقت دنیا میں ایک تہلکہ برپا کر دیا اور شدّت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا اور اکثر مقامات میں عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچایا تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا۔ وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرّہ ذرّہ ہے اُس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ مَیں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔ یعنی کسی جوتشی یا ملہم یا خواب بین کو
﴿۳﴾ اُس وقت کی خبر نہیں دی جائے گی بجز اس قدر خبر کے کہ جو اُس نے اپنے مسیح موعود کو دے دی یا آئندہ اس پر کچھ زیادہ کرے۔ اِن نشانوں کے بعد دنیا میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی اور اکثر دل خدا کی طرف کھینچے جائیں گے اور اکثر سعید دلوں پر دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی اور غفلت کے پردے درمیان سے اُٹھا دیئے جائیں گے اور حقیقی اسلام کا شربت انہیں پلایا جائے گا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے:۔

چو دَورِ خسروی آغاز کردند — مسلماں را مسلماں باز کردند

دَورِ خسروی سے مراد اس عاجز کا عہدِ دعوت ہے مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے

☆ تھوڑی غنودگی کی حالت میں خدا تعالیٰ نے ایک کاغذ پر لکھا ہوا مجھے یہ دکھلایا کہ۔ تلک ایات الکتاب المبین۔ یعنی قرآن شریف کی سچائی پر یہ نشان ہوں گے۔ منہ

حوالہ نمبر17:۔

جو گویا دنیا میں نہیں تھا۔ اور وہ زمانہ جب یہ پیشگوئی کی گئی اُس پر اب قریباً تیں برس گذر ﴿۲۵۳﴾
گئے اب دیکھنا چاہئے کہ یہ پیشگوئی کس صفائی سے پوری ہوئی جو اس وقت ہزار ہا آدمی میری
جماعت کے حلقہ میں داخل ہیں اور اس سے پہلے کون جانتا تھا کہ اس قدر میری عظمت دنیا
میں پھیلے گی پس افسوس اُن پر جو خدا کے نشانوں پر غور نہیں کرتے۔ پھر اس پیشگوئی میں جس
کثرت نسل کا وعدہ تھا اُس کی بنیاد بھی ڈالی گئی کیونکہ اس پیشگوئی کے بعد چار فرزند نرینہ اور
ایک پوتا اور دو لڑکیاں میرے گھر میں پیدا ہوئیں جو اُس وقت موجود نہ تھیں۔

۱۰۳۔ ایک سو تین نشان۔ ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو سخت بخار ہو گیا اور اُن کو ظن غالب ہو گیا کہ یہ طاعون ہے اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیت کر دی اور مفتی محمد صادق صاحب کو سب کچھ سمجھا دیا اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے جس گھر کی نسبت خدا تعالیٰ کا یہ الہام ہے۔ انّی احافظ کلّ من فی الدار. تب میں اُن کی عیادت کے لئے گیا اور اُن کو پریشان اور گھبراہٹ میں پا کر میں نے اُن کو کہا کہ اگر آپ کو طاعون ہو گئی ہے تو پھر میں جھوٹا ہوں اور میرا دعویٰ الہام غلط ہے یہ کہہ کر میں نے ان کی نبض پر ہاتھ لگایا۔ یہ عجیب نمونہ قدرت الٰہی دیکھا کہ ہاتھ لگانے کے ساتھ ہی ایسا بدن سرد پایا کہ تپ کا نام و نشان نہ تھا۔

۱۰۴۔ ایک سو چار نشان۔ ایک دفعہ میرا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہو گیا غشی پر غشی پڑتی تھی اور میں اُس کے قریب مکان میں دعا میں مشغول تھا اور کئی عورتیں اُس کے پاس بیٹھی تھیں کہ یک دفعہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا تب میں اُس کے پاس آیا اور اُس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو تین منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا اور نبض بھی محسوس ہوئی اور لڑکا زندہ ہو گیا۔ تب مجھے خیال آیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا احیاء موتیٰ بھی اسی قسم کا تھا اور پھر نادانوں نے اس پر حاشیے چڑھا دئے۔

۱۰۵۔ ایک سو پانچواں نشان۔ ایک دفعہ میرے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی

حوالہ نمبر18:۔

انّمآ امرک اذا اردت شیئًا ان تقول له کن فیکون ۔ تو در منزل ما چو بار بار آئی ﴿۱۰۵﴾
تُو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔ اے میرے بندے چونکہ تو میری فرودگاہ میں
خدا ابر رحمت بباریدیا نے ۔ انا امتنا اربعة عشر دوابا ۔
بار بار آتا ہے اس لئے اب تو خود دیکھ لے کہ تیرے پر رحمت کی بارش ہوئی یا نہ۔ ہم نے چودہ چارپایوں کو ہلاک کر دیا۔
ذٰلک بما عصوا وکانوا یعتدون ۔ سر انجام جاہل جہنم بود
کیونکہ وہ نافرمانی میں حد سے گذر گئے تھے۔ جاہل کا انجام جہنم ہے۔
کہ جاہل نکو عاقبت کم بود۔ میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔
جاہل کا خاتمہ بالخیر کم ہوتا ہے میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا
انّی اُمِرت من الرحمٰن فاْتونی ۔ انی حمی الرحمٰن ۔ انی لاجد
میں خدا کی طرف سے خلیفہ کیا گیا ہوں پس تم میری طرف آ جاؤ۔ میں خدا کا چراگاہ ہوں۔ اور مجھے گم گشتہ
ریح یوسف لولا ان تفنّدون ۔ الم تر کیف فعل
یوسف کی خوشبو لائی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ یہ شخص بہک رہا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے
ربّک باصحاب الفیل ۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل ۔
ربّ نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اُس نے اُن کے مکر کو اُلٹا کر انہیں پر نہیں مارا۔
وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔☆
وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔
انا عفونا عنک ۔ لقد نصرکم اللّٰه ببدر و انتم اذلّة ۔
ہم نے تجھے معاف کیا۔ خدا نے بدر میں یعنی اس چودھویں صدی میں تمہیں ذلت میں پا کر تمہاری مدد کی۔
وقالوا ان ھٰذا الا اختلاق ۔ قل لو کان من عند غیر اللّٰه
اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ ان کو کہہ کہ اگر یہ کاروبار بجز خدا کے کسی اور کا ہوتا

☆ اِس کی تصریح نہیں کی گئی۔ وَاللّٰه اعلم. منہ

حوالہ نمبر5:۔

﴿۱۴۳﴾ کہ میں آپ کے افترا کی وجہ سے کسی انسانی عدالت میں آپ پر نالش نہیں کروں گا۔ سو میں کہتا ہوں کہ میں نہ صرف انسانی عدالت میں نالش کروں گا بلکہ میں خدا کی عدالت میں بھی نالش نہیں کرتا۔ لیکن چونکہ آپ نے محض جھوٹے اور قابل شرم الزام میرے پر لگائے ہیں اور مجھے ناکردہ گناہ دُکھ دیا ہے اس لئے میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے پہلے مروں جب تک کہ میرا قادر خدا ان جھوٹے الزاموں سے مجھے بَری کر کے آپ کا کاذب ہونا ثابت نہ کرے۔ اَلا اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن اِسی کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو ۱۱ردسمبر ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا۔

برمقام فلک شدہ یارب گر امیدے دہم مدار عجب۔ بعد ۱۱

انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر بہر حال ایک نشان میری بریّت کے لئے اِس مدّت میں ظاہر ہوگا جو آپ کو سخت شرمندہ کرے گا۔ خدا کی کلام پر ہنسی نہ کرو۔ پہاڑ ٹل جاتے ہیں دریا خشک ہو سکتے ہیں موسم بدل جاتے ہیں مگر خدا کا کلام نہیں بدلتا جب تک پورا نہ ہولے۔

اِسی طرح میری کتاب **اربعین نمبر۴** صفحہ ۱۹ میں بابو الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے یریدون اَنْ یروا طمثک واللّٰہ یرید ان یریک انعامه الانعامات المتواترة. انت منی بمنزلة اولادی واللّٰہ ولیک وربک فقلنایا نار کونی بردًا یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے۔ اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔ یعنی حیض ایک ناپاک چیز ہے مگر بچہ کا جسم اسی سے تیار ہوتا ہے۔ اِسی طرح جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو جس قدر فطرتی ناپاکی اور گند ہوتا ہے جو انسان کی فطرت کو لگا ہوا ہوتا ہے اُسی سے ایک روحانی جسم تیار ہوتا ہے۔ یہی طمث انسانی ترقیات کا نتیجہ ہے۔ اِسی بناء پر صوفیاء کا قول ہے کہ اگر گناہ نہ ہوتا تو انسان کوئی ترقی نہ کر سکتا۔ آدم کی ترقیات کا بھی یہی موجب ہوا۔ اِسی وجہ سے ہر ایک نبی مخفی کمزوریوں پر نظر کر کے استغفار

حوالہ نمبر6:۔

میرے حالات کو کچھ اپنے عقائد کے برخلاف پاکر اپنے دلوں میں کہا کہ یا الٰہی کیا تو ایسے انسان کو اپنا خلیفہ بنائے گا کہ جو ایک مفسد آدمی ہے جو ناحق قوم میں پھوٹ ڈالتا ہے اور علماء کے مسلّمات سے باہر جاتا ہے۔ تب خدا نے جواب دیا کہ جو مجھے معلوم ہے وہ تمہیں معلوم نہیں۔ یہ خدا کا کلام ہے کہ جو مجھ پر نازل ہوا اور درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابلِ بیان نہیں۔ اور اس زمانہ کے لوگ اس سے بے خبر ہیں۔ پس یہی معنے ہیں اس وحیِ الٰہی کے کہ قال انّی اعلم مالا تعلمون۔ پھر بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ شخص مجھ سے نزدیک ہوا۔ اور میرا قرب کامل اس نے پایا۔ اور پھر بعد اس کے ہمدردیٔ خلائق کے لئے اُنکی طرف متوجہ ہوا اور مجھ میں اور مخلوق میں ایک واسطہ ہو گیا جیسا کہ دو قوسوں میں وتر ہو۔ اور اس لئے کہ وہ اس درمیانی مقام پر ہے وہ دین کو ازسرنو زندہ کریگا اور شریعت کو قائم کر دیگا۔ یعنی بعض غلطیاں جو مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں اور ناحق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان غلطیوں کو منسوب کیا جاتا ہے۔ ان سب غلطیوں کو ایک حَکَم کے منصب پر ہو کر دُور کر دے گا۔ اور شریعت کو جیسا کہ ابتدا میں سیدھی تھی سیدھی کر کے دکھلا دے گا۔

پھر انہی پیشگوئیوں کے بارے میں براہین احمدیہ میں اور بھی الہام ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ نُصِرتَ وقالوا لات حین مناص۔ ام یقولون نحن جمیع منتصر۔ سیُھزم الجمع ویولون الدبر۔ وان یروا اٰیةً یُعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ قل ان کنتم تحبّون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔ واعلموا انّ اللّٰہ یحیی الارض بعد موتہا۔ ومن کان لِلّٰہ کان اللّٰہ له۔ قل ان افتریته فعلیّ اجرام شدید۔ یا احمدی انت مرادی ومعی غرست کرامتك بیدی۔ اکان للنّاس عجبًا۔ قل ھو اللّٰہ عجیب۔ لا یُسئل ۶۴م

حوالہ نمبر 7:۔

اسلامی قربانی ۱۴

ظاہر ہے کہ بعج الجبل فی سم الخیاط اشارے کے طور پر ہے۔ اور مدارج میں سے ایک درجے کی علامت کنایہ مقرر فرمائی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالے نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے پس جن لوگوں کو میرا وہ رقعہ جو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا تھا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل نظر آتا ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں اور قرآن کے الفاظ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ و من دونهما جنتٰن ہے کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پرکھیں یہاں اللہ تعالے ڈرنے والے کو دو جنت عطا فرمانے کا وعدہ فرماتا ہے جس کی تعریف درمیانی فقرات ہیں۔ یعنے اون میں چشمے ہونگے۔ لولو اور مرجان ہونگے سرہانے ہونگے وغیرہ وغیرہ آخر میں فرماتا ہے کہ اون دو جنتوں سے ورے دو جنت اور بھی ہیں یعنے جیسے مرنے کے بعد اون کو دو جنت ملیں گے ایسے ہی اسی ورلی زندگی میں بھی دو جنت ملیں گے اور الفاظ من کان فی هذہٖ اعمٰی فهو فی الاٰخرة اعمٰی۔ اس کی تشریح ہے۔

اب میاں صاحب اور مولوی محمد علی صاحب مہربانی فرما کر کھول کر لکھیں کہ ان کو دو جنت کون سے حاصل ہیں۔ یوہی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے خود کسی صنعت کے موصوف بنکر بتا دیں۔ اب میں مختصر طور پر اون خوابوں اور کشفوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگوئی ظاہر ہوئے اور ہونے والے ہیں ایک سال سے زیادہ عرصہ گذرا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پشاور کے گرد کسی مسلمان بادشاہ کی چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہے انجام کچھ معلوم نہ ہوا تھا۔ مگر تاہم میں نے

حوالہ نمبر 8:۔

روحانی خزائن جلد ۱۳ ۱۰۰ کتاب البریہ

رکھتیں ورنہ بہتیرے ہندو بتوں کے آگے اپنی زبان یا ہاتھ یا پیر کاٹ دیتے ہیں اور بہتیرے نادان ہندو اپنے بچے کو گنگا میں ڈال کر اس کا نام جل پروار رکھتے ہیں۔ اور ان میں سے بہتیرے ایسے گذرے ہیں کہ ارادتاً جگن ناتھ کے پہیے کے نیچے کچلے گئے ہیں۔ سو ایسی بیہودہ حرکات نظیر دینے کے لائق نہیں اور نہ وہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت کہلا سکتی ہیں۔ ہمارا تو یہ اعتراض تھا کہ اعلیٰ کا ادنیٰ کے لئے اپنی جان ضائع کرنا قانون قدرت کے مخالف ہے۔ پس کاش اگر یہ لوگ پہلے قانون قدرت کی تعریف میں غور کرتے تو اس فاش غلطی میں نہ پڑتے۔ کیا ہم بعض نادانوں کی بے ہودہ حرکات کو جن پر خود قانون قدرت کا اعتراض ہے قانون قدرت کا حکم دے سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اور پھر لطف یہ کہ اس بحث میں پڑنے کا ابھی تک عیسائیوں کا حق بھی نہیں۔ کیونکہ وہ اس بات کے قائل نہیں کہ درحقیقت اقنوم ثانی کو جس کا دوسرا نام ان کے نزدیک ابن اللہ ہے پھانسی دی گئی تھی وجہ یہ کہ اس سے ان کو ماننا پڑتا ہے کہ ان کا خدا تین دن تک مرا رہا پس جبکہ خدا ہی مرا رہا تو اس عرصہ تک **اس دنیا کا انتظام کون کرتا ہوگا؟** ﴿۷۵﴾

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ باتیں حضرت مسیح کی تعلیم میں نہیں تھیں اور ان کی تعلیم میں توریت پر کوئی بھی زیادت نہیں تھی۔ انہوں نے صاف صاف کہا تھا کہ میں انسان ہوں۔ ہاں جیسا کہ خدا کے مقبولوں کو عزت اور قربت اور محبت کے خدا تعالیٰ کی طرف سے القاب ملتے ہیں اور یا جیسا کہ وہ لوگ خود عشق الٰہی کی محویت میں محبت اور یکدلی کے الفاظ منہ پر لاتے ہیں ایسا ہی ان کا بھی حال تھا۔ اس میں کیا شک ہے کہ جب کوئی انسان سے محبت کرے یا خدا سے تو جب وہ محبت کمال کو پہنچتی ہے تو محبّ کو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کی روح اور اس کے محبوب کی روح ایک ہوگئی ہے اور فنا نظری کے مقام میں بسا اوقات وہ اپنے تئیں محبوب سے ایک ہی دیکھتا ہے۔ جیسا کہ اس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے☆ کہ **" تو مجھ سے اور میں**

☆ نوٹ۔ یہ الہامات میری کتاب براہین احمدیہ اور آئینہ کمالات اسلام اور ازالہ اوہام اور تحفہ بغداد وغیرہ میں شائع ہو چکے ہیں اور قریباً پچیس سال سے ان کو شائع کر رہا ہوں۔ منہ

تجھ سے ہوں اور زمین وآسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تو مجھ سے اس مقام اتحاد میں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ تو اس سے نکلا اور اس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا۔ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھ کو پسند کیا۔ تو جہان کا نور ہے۔ تیری شان عجیب ہے۔ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے گروہ کو قیامت تک غالب رکھوں گا۔ تو برکت دیا گیا۔ خدا نے تیری مجد کو زیادہ کیا۔ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ تو کلمۃ الازل ہے پس تو مٹایا نہیں جائے گا۔ میں فوجوں کے سمیت تیرے پاس آؤں گا۔ میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔ میں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔ یہ
ہوگا یہ ہوگا اور پھر انتقال ہوگا۔ تیرے پر میرے کامل انعام ہیں۔ لوگوں کو ﴿۷۶﴾
کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے چلو تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہیں گے کہ اس نور کو بجھا دیں مگر خدا اس نور کو جو اس کا نور ہے کمال تک پہنچائے گا۔ ہم ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ ہماری فتح آئے گی اور زمانہ کا کاروبار ہم پر ختم ہوگا اس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا۔ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو ہے۔ جس طرف تیرا مُنہ اُس طرف خدا کا مُنہ۔ تجھ سے بیعت کرنا

ایسا ہے جیسا کہ مجھ سے۔ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے اور خدا کی نصرت تیرے پر اترے گی۔ تیرے لئے لوگ خدا سے الہام پائیں گے اور تیری مدد کریں گے۔ کوئی نہیں جو خدا کی پیشگوئیوں کو ٹال سکے۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی اور تیرا ذکر بلند کیا گیا۔ خدا تیری حجت کو روشن کرے گا۔ تو بہادر ہے۔ اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو تُو اس کو پالیتا۔ خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیئے گئے۔ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور خدا ابتدا تجھ سے کرے گا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے پیدا کیا ہے۔ آواہن {خدا تیرے اندر اتر آیا} خدا تجھے ترک نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔ میں نے اپنی روح تجھ میں پھونکی۔ تو مدد دیا جائے گا اور کسی کو گریز کی جگہ نہیں رہے گی۔ تو حق کے ساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔
﴿۷۷﴾ خدا نے اپنے فرستادہ کو بھیجا تا اپنے دین کو قوت دے اور سب دینوں پر اس کو غالب کرے۔ اس کو خدا نے قادیاں کے قریب نازل کیا اور وہ حق کے ساتھ اترا اور حق کے ساتھ اتارا گیا۔ اور ابتدا سے ایسا ہی مقرر تھا۔ تم گڑھے کے کنارے پر تھے خدا نے تمہیں نجات دینے کے لئے اسے بھیجا۔ اے میرے احمد تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری بزرگی کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور تیری مدد کروں گا۔ کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں۔ کہہ خدا عجیب ہے چن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا۔

حوالہ نمبر 9:۔

انی انا الرحمٰن دافع الاذی. انی لا یخاف لدیّ المرسلون. انی حفیظ. انی مع الرسول اقوم. والوم من یلوم. افطر و اصوم. غضبت غضبًا شدیدًا. الامراض تشاع. والنفوس تضاع. الا الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن و ھم مھتدون. انّا نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا. انی اجھز الجیش فاصبحوا فی دارھم جاثمین. سنریھم اٰیتنا فی الأفاق و فی انفسھم نصر من اللّٰہ و فتح مبین. انی بایعتک بایعنی ربّی. انت منّی بمنزلة

{۷} اولادی☆ انت منّی و انا منک. عسٰی ان یبعثک ربّک مقامًا محمودًا. الفوق معک والتحت مع اعداءک فاصبر حتّٰی یأتی اللّٰہ بامرہ. یأتی علی جھنم زمان لیس فیھا احد. ترجمہ۔ خدا ایسا نہیں کہ قادیاں کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو اُن میں رہتا ہے۔ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دست برد اور اس کی تباہی سے بچالے گا۔ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا اور تیرا اکرام مدِ نظر نہ ہوتا تو میں اِس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔ مَیں رحمان ہوں جو دُکھ کو دُور کرنے والا ہے۔ میرے رسولوں کو میرے پاس کچھ خوف اور غم نہیں مَیں نگہ رکھنے والا ہوں۔ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اُس کو ملامت کروں گا جو میرے رسول کو ملامت کرتا ہے۔ مَیں اپنے وقتوں کو تقسیم کر دوں گا کہ کچھ حصہ برس کا تو

{۷} ☆ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے نہ اُس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ مَیں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں۔ لیکن یہ فقرہ اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہاتھ قرار دیا اور فرمایا یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ[1] ایسا ہی بجائے قل یا عباد اللّٰہ کے قُلْ یٰعِبَادِ[2] بھی کہا اور یہ بھی فرمایا فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ[3] پس اُس خدا کے کلام کو ہشیاری اور احتیاط سے پڑھو اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاؤ اور اس کی کیفیت میں دخل نہ دو اور حقیقت حوالہ بخدا کرو اور یقین رکھو کہ خدا اتخاذ ولد سے پاک ہے تاہم متشابہات کے رنگ میں بہت کچھ اس کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ پس اس سے بچو کہ متشابہات کی پیروی کرو اور ہلاک ہو جاؤ۔ اور میری نسبت بیّنات میں سے یہ الہام ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ قل انّما انا بشر مثلکم یوحٰی الیّ انّما الٰھکم اللّٰہ واحد والخیر کلہ فی القراٰن۔ منہ

[1] الفتح ۱۱ [2] الزمر ۱۱ [3] البقرة ۲۰۱

حوالہ نمبر 10:۔

اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۷، ۹۰، ۹۶، ۱۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۰، ۹۳، ۹۹، ۱۰۶)

۲؍فروری ۱۹۰۳ء "مَیں نے میرزا خدا بخش صاحب کو دیکھا ہے کہ اُن کے کُرتے کے ایک دامن پر لہو کے داغ ہیں، پھر اَور داغ اُن کے گریبان کے نزدیک بھی دیکھے ہیں۔ مَیں اس وقت کہتا ہوں کہ یہ ویسے ہی نشان ہیں جیسے کہ عبداللہ سنوری صاحب کو جو کُرتہ دیا گیا ہے اُس پر تھے۔"
(البدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۶؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴)

۳؍فروری ۱۹۰۳ء "اُصَلِّیْ[1] وَ اَصُوْمُ۔ اَسْھَرُ وَ اَنَامُ۔ وَاَجْعَلُ[2] لَکَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ وَاُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا"
(الحکم جلد ۷ نمبر ۵ مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)
(ترجمہ) "اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا۔ اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہیگی۔ خدا ان کے ساتھ ہوگا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۲، ۱۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۶، ۱۰۳)

۴؍فروری ۱۹۰۳ء "بَرَزَ مَا عِنْدَ ھُمْ مِّنَ الرِّمَاحِ"
(البدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۳؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰۔ الحکم جلد ۷ نمبر ۶ مورخہ ۱۴؍فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴ حاشیہ)
(ترجمہ) "انہوں نے جو کچھ اُن کے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کر دیئے۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

[1] (ترجمہ از مرتب) مَیں (تجھ پر) خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عام لوگوں سے اپنے عذاب کو روک لوں گا۔ مَیں چشم نمائی بھی کروں گا اور چشم پوشی بھی۔
(نوٹ از مرتب) حضورؑ کے الہامات کی کاپی صفحہ ۳ میں الہام "اُصَلِّیْ وَ اَصُوْمُ" سے پہلے یہ الہام بھی ہے "اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ" جس کا ترجمہ یہ ہے مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

[2] تذکرۃ الشہادتین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ترجمہ یُوں بھی فرمایا ہے "اور اپنی تجلّی کے نور تجھ میں رکھ دوں گا"
(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۹)

حوالہ نمبر11:۔

تو اس صورت میں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مذہب نہیں ٹھہر سکتا۔ بھلا ایک شخص اسلام کے ہر ایک پاک عقیدہ کے موافق اپنا عقیدہ رکھتا ہے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مفتری سمجھتا ہے جیسا کہ برہمو سماج والے سمجھتے ہیں تو اس خیال کے مسلمان اس کے آگے اپنے مذہب کا مابہ الامتیاز کیا پیش کر سکتے ہیں۔ جو صرف قصے کہانیاں نہ ہوں بلکہ ایک ایسی مشہود و محسوس نعمت ہو جو ان کو دی گئی۔ اور اُن کے غیر کو نہیں دی گئی۔ پس اے بدبخت اور بدقسمت قوم! وہ وہی نعمت ہے جو مکالمات اور مخاطباتِ الٰہیہ ہیں۔ جن کے ذریعہ سے علوم غیب حاصل ہوتے اور خدا کی تائیدی قدرتیں ظہور میں آتی ہیں اور خدا کی وہ نصرتیں جن پر وحی الٰہی کی مہر ہوتی ہے ظاہر ہوتی ہیں اور وہ لوگ اُس مُہر سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی مابہ الامتیاز نہیں۔ اور جب تم خود مانتے ہو جو خدا دعاؤں کو سُنتا ہے۔ پس اے سُست ایمانو! اور دلوں کے اندھو! جبکہ وہ سُن سکتا ہے تو کیا وہ بول نہیں سکتا؟ اور جبکہ سُننے میں اس کی کوئی ہتکِ عزت نہیں تو پھر اپنے بندوں کے ساتھ بولنے سے کیوں اُس کی ہتک عزت ہو گئی؟ ورنہ یہ اعتقاد رکھو کہ جیسا کہ کچھ مدت سے الہام الٰہی پر مہر لگ گئی ہے ویسا ہی اُسی مدت سے خدا کی شنوائی پر بھی مہر لگ گئی ہے۔ اور اب خدا نعوذ باللہ صُمٌّ بُکْمٌ میں داخل ہے۔ کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خُدا سُنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہو گا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے مگر کان مرض سے محفوظ ہیں۔ جبکہ وہی بندے ہیں اور وہی خدا ہے اور تکمیل ایمان کے لئے وہی حاجتیں ہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں جو دلوں پر دہریت غالب ہو گئی ہے بولنے کی اسی قدر ضرورت تھی جس قدر سُننے کی۔ تو پھر کیا وجہ کہ سُننے کی صفت تو اب تک ہے مگر بولنے کی صفت معطل ہو گئی ہے۔

۱۲۵ افسوس کہ چودھویں صدی میں سے بھی بائیسؔ برس گذر گئے اور ہمارے دعوے کا زمانہ

حوالہ نمبر12:۔

من لدن رب کریم۔ درکلام تو چیزے ست کہ شعرا را دران
فصیح کیا گیا ہے۔ تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو
دخلے نیست۔ رب علّمنی ماھو خیر عندک۔ یعصمک اللّٰہ من ﴿۱۰۳﴾
دخل نہیں۔ اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے تجھے خدا دشمنوں سے
العدا و یسطو بکلّ من سطا۔ برزما عندھم من الرّماح۔ انی
بچائے گا اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دیگا۔ انہوں نے جو کچھ اُن کے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کر دیئے
ساخبرہ فی اخر الوقت۔ انک لست علی الحق۔ ان اللّٰہ رء وف
مَیں مولوی محمد حسین بٹالوی کو آخر وقت میں خبر دیدونگا کہ تُو حق پر نہیں ہے۔ خدا رؤف و
رحیم۔ انّا النّا لک الحدید۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ۔
رحیم ہے۔ ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔
انی مع الرسول اُجیب اُخطی و اُصیب☆۔ وقالوا انّٰی لک
مَیں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دُونگا اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دونگا اور کبھی ارادہ پورا کرونگا۔ اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں
ھذا۔ قل ھو اللّٰہ عجیب۔ جآءنی اٰیل❁ واختار۔ وادار اصبعہٗ
سے حاصل ہوا۔ کہہ خدا ذوالعجائب ہے۔ میرے پاس آئیل آیا اور اُس نے مجھے چُن لیا۔ اور اپنی انگلی کو گردش دی
و اشار۔ ان وعد اللّٰہ اتٰی۔ فطوبٰی لمن وجد ورأیٰ۔ الامراض
اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا۔ پس مبارک وہ جو اُس کو پاوے اور دیکھے۔ طرح طرح کی بیماریاں

☆ حاشیہ: اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنے رکھتے ہیں کہ مَیں خطا بھی کرونگا اور صواب بھی یعنی جو مَیں چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کی کلام میں آ جاتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں لکھا ہے کہ مَیں مومن کی قبض رُوح کے وقت تردّد میں پڑتا ہوں۔ حالانکہ خدا تردّد سے پاک ہے اسی طرح یہ وحی الٰہی ہے کہ کبھی میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کبھی پورا ہو جاتا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ کبھی مَیں اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔ منہ

❁ اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبریل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ منہ

حوالہ نمبر 13:۔

اور بدستور دبانے لگ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب اُٹھ کر بیٹھ گئے اور پھر حجرہ میں سے نکل کر مسجد میں جا کر بیٹھ گئے۔ میں وہاں پیچھے بیٹھ کر آپ کے مونڈھے دبانے لگ گیا۔ اس وقت میں نے عرض کیا کہ حضور یہ آپ پر سرخی کہاں سے گری ہے۔ حضور نے بہت بے توجہی سے فرمایا کہ آموں کا رس ہوگا اور مجھے ٹال دیا۔ میں نے دوبارہ عرض کیا کہ حضور یہ آموں کا رس نہیں یہ تو سرخی ہے۔ اس پر آپ نے سر مبارک کو تھوڑی سی حرکت دے کر فرمایا "کتھے ہے"؟ یعنی کہاں ہے؟ میں نے کرتہ پر وہ نشان دکھا کر کہا کہ یہ ہے اس پر حضور نے کرتے کو سامنے کی طرف کھینچ کر اور اپنے سر کو ادھر پھیر کر اس قطرہ کو دیکھا۔ پھر اس کے متعلق مجھ سے کچھ نہیں فرمایا بلکہ رویت باری اور امور کشوف کے خارج میں وجود پانے کے متعلق پہلے بزرگوں کے دو ایک واقعات مجھے سنائے اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ہستی وراء الوراء ہے اس کو یہ آنکھیں دنیا میں نہیں دیکھ سکتیں البتہ اس کی بعض صفات جمالی یا جلالی متمثّل ہو کر بزرگوں کو دکھائی دے جاتے ہیں۔ شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے کئی دفعہ خدا تعالیٰ کی زیارت اپنے والد کی شکل میں ہوئی ہے نیز شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور خدا تعالیٰ نے مجھے ایک ہلدی کی گٹھی دی کہ یہ میری معرفت ہے اسے سنبھال کر رکھنا جب وہ بیدار ہوئے تو ہلدی کی گٹھی ان کی مٹھی میں موجود تھی۔ اور ایک بزرگ جن کا حضور نے نام نہیں بتایا تہجد کے وقت اپنے حجرہ کے اندر بیٹھے مصلّی پر کچھ پڑھ رہے تھے کہ انہوں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی شخص باہر سے آیا ہے اور ان کے نیچے کا مصلّی نکال کر لے گیا ہے۔ جب وہ بیدار ہوئے تو دیکھا کہ فی الواقع مصلّی ان کے نیچے نہیں تھا۔ جب دن نکلنے پر حجرہ سے باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ مصلّی صحن میں پڑا ہے۔ یہ واقعات سنا کر حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ کشف کی باتیں تھیں مگر خدا تعالیٰ نے ان بزرگوں کی کرامت ظاہر کرنے کیلئے خارج میں بھی ان کا وجود ظاہر کر دیا۔ اب ہمارا قصہ سنو۔ جس وقت تم حجرہ میں ہمارے پاؤں دبا رہے تھے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت وسیع اور مصفّٰی مکان ہے اس میں ایک پلنگ بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک شخص حاکم کی صورت میں بیٹھا ہے۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ **احکم الحاکمین** یعنی **رب العالمین** ہیں اور میں اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہوں جیسے حاکم کا کوئی سررشتہ دار ہوتا ہے۔ میں نے کچھ احکام قضا و قدر کے متعلق لکھے ہیں اور ان پر دستخط کرانے کی

غرض سے ان کے پاس لے چلا ہوں۔ جب میں پاس گیا تو انہوں نے مجھے نہایت شفقت سے اپنے پاس پلنگ پر بٹھا لیا۔ اس وقت میری ایسی حالت ہوگئی کہ جیسے ایک بیٹا اپنے باپ سے بچھڑا ہوا سالہا سال کے بعد ملتا ہے اور قدرتاً اس کا دل بھر آتا ہے یا شاید فرمایا اس کو رقت آ جاتی ہے اور میرے دل میں اس وقت یہ بھی خیال آیا کہ **احکم الحاکمین** یا فرمایا **رب العالمین** ہیں اور کس محبت اور شفقت سے انہوں نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا ہے۔ اس کے بعد میں نے وہ احکام جو لکھے تھے دستخط کرانے کی غرض سے پیش کئے۔ انہوں نے قلم سرخی کی دوات میں جو پاس پڑی تھی ڈبویا اور میری طرف جھاڑ کر دستخط کر دیئے۔ میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ حضرت صاحب نے قلم کے جھاڑنے اور دستخط کرنے کی حرکتوں کو خود اپنے ہاتھ کی حرکت سے بتایا تھا کہ یوں کیا تھا۔ پھر حضرت صاحب نے فرمایا یہ وہ سرخی ہے جو اس قلم سے نکلی ہے۔ پھر فرمایا دیکھو کوئی قطرہ تمہارے اوپر بھی گرا۔ میں نے اپنے کرتے کو ادھر اُدھر سے دیکھ کر عرض کیا کہ حضور میرے پر تو کوئی نہیں گرا۔ فرمایا کہ تم اپنی ٹوپی پر دیکھو۔ ان دنوں میں ململ کی سفید ٹوپی میرے سر پر ہوتی تھی میں نے وہ ٹوپی اتار کر دیکھی تو ایک قطرہ اس پر بھی تھا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں نے عرض کیا حضور میری ٹوپی پر بھی ایک قطرہ ہے۔ پھر میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ یہ کرتہ بڑا مبارک ہے اس کو تبرکاً لے لینا چاہئے۔ پہلے میں نے اس خیال سے کہ کہیں حضور جلدی انکار نہ کر دیں حضور سے مسئلہ پوچھا کہ حضور کسی بزرگ کا کوئی تبرک کپڑے وغیرہ کا لے کر رکھنا جائز ہے؟ فرمایا ہاں جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے تبرکات صحابہ نے رکھے تھے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ حضور خدا کے واسطے میرا ایک سوال ہے۔ فرمایا کہو کیا ہے؟ عرض کیا کہ حضور یہ کرتہ تبرکاً مجھے دے دیں۔ فرمایا نہیں یہ تو ہم نہیں دیتے۔ میں نے عرض کیا حضور نے ابھی تو فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تبرکات صحابہ نے رکھے۔ اس پر فرمایا کہ یہ کرتہ میں اس واسطے نہیں دیتا کہ میرے اور تیرے مرنے کے بعد اس سے شرک پھیلے گا اس کی لوگ پوجا کریں گے۔ اس کو لوگ زیارت بنا لیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور رسول اللہ ﷺ کے تبرکات سے شرک نہ پھیلا۔ فرمایا میاں عبداللہ دراصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تبرکات جن صحابہ کے پاس تھے وہ مرتے ہوئے وصیتیں کر گئے کہ ان تبرکات کو ہمارے کفن کے ساتھ دفن کر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جو تبرک جن صحابہ کے پاس تھا وہ ان کے

حوالہ نمبر14:۔

﴿۵۶۳﴾ فانهم لا يقبلون الاصلاح فصرف الوقت فی نصحهم فی حكم إضاعة الوقت و طمع قبول الحق منهم كطمع العطاء من الضنين. و رأيت انه يحبّنی و يصدّقنی و يرحم علىّ و يشير الى أن عُكّازته معی و هو من الناصرين. ورأيتنی فی المنام عين الله و تيقنت أننی هو ولم يبق لی ارادة و لا خطرة و لا عمل من جهة نفسی و صِرت كاناء منثلم بل كشیءٍ تأبّطه شیءٌ آخر و أخفاه فی نفسه حتی ما بقی منه اثر و لا رائحة و صار كالمفقودين. و أعنی بعين الله رجوع الظل إلى أصله و غيبوبته فيه كما يجری مثل هذه الحالات فی بعض الاوقات على المحبين. و تفصيل ذالك أن الله إذا أراد شيئًا من نظام الخير جعلنی من تجلّياته الذاتية بمنزلة مشيّته وعلمه و جوارحه و توحيده و تفريده لإتمام مراده و تكميل مواعيده كماجرت عادته بالأبدال و الأقطاب والصديقين. فرأيت أن روحه احاط علىَّ و استوى على جسمی و لفّنی فی ضمن وجوده حتی ما بقی منی ذرة و كنت من الغائبين. و نظرت الى جسدی فاذا جوارحی جوارحه و عينی عينه و أذنی أذنه و لسانی لسانه. أخذنی ربی و استوفانی و أكدا لاستيفاء حتی كنت من الفانين. ووجدت قدرته و قوته تفور فی نفسی وألوهيته تتموج فی روحی و ضُربت حول قلبی سرادقات الحضرة و دقّ نفسی سلطان الجبروت، فما بقيت وما بقی إرادتی ولامنای. و انهدمت عمارة نفسی كلها و تراء ت عمارات رب العالمين. وانمحت أطلال وجودی و عفت بقايا أنانيتی و ما بقيت ذرة من هويتی، والألوهية غلبت علىّ غلبة شديدةً تامةً

حوالہ نمبر15:۔

خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ رہے گا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے تو دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا۔ اس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اے لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا پس تم منکر مت ہو"۔

وغیرہ الخ۔ اور ان کے ساتھ اور مکاشفات ہیں جو ان کی تائید کرتے ہیں چنانچہ ایک کشف میں مَیں نے دیکھا کہ میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اس
﴿۷۸﴾ کشف کو بھی میں براہین میں چھاپ چکا ہوں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تمام صفات روحانی میرے اندر ہیں اور جن کمالات سے وہ موصوف ہو سکتے ہیں وہ مجھ میں بھی ہیں۔ اور پھر ایک اور کشف ہے جو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ و ۵۶۵ میں مدت سے چھپ چکا ہے اس کو بعینہٖ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے **ترجمہ**:۔ میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں

یا اس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبالیا ہو اور اسے اپنے اندر بالکل مخفی کرلیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام ونشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اِس اثناء میں مَیں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہوگئی اور میرے جسم پر مستولی ہوکر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کرلیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اس کے اعضا اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے ربّ نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں محو ہوگیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا۔ سو نہ تو مَیں مَیں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور ربّ العالمین کی عمارت نظر آنے لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے بالوں سے ناخن پا تک اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر میں ہمہ مغز ہوگیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا کہ جس میں کوئی مَیل نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں جدائی ڈال دی گئی۔ پس میں اس شے کی طرح ہوگیا جو نظر نہیں آتی یا اس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اس کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت میں مَیں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے مَیں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کرگئی۔ اور مَیں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضا اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کرلیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ چنانچہ اس کی گرفت سے میں بالکل معدوم ہوگیا۔ اور میں اس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضا میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضا ہیں۔ اور میں خیال کرتا تھا کہ میں اپنے سارے وجود سے ﴿۷۹﴾
معدوم اور اپنی ہویت سے قطعاً نکل چکا ہوں اب کوئی شریک اور مناع روک کرنے والا نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہوگیا۔ اور اس حالت میں مَیں یوں کہہ رہا تھا کہ **ہم ایک نیا نظام**

اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا **انّا زیّنا السّمَاء الدّنیا بِمَصَابیح**۔ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی اور میری زبان پر جاری ہوا **أردتُ ان استخلف فخلقت آدم . انّا خلقنا الانسان فی احسن تقویم**۔

یہ الہامات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت میرے پر ظاہر ہوئے اور اس قسم کے اور بھی بہت سے الہامات ہیں جن کو میں قریباً پچیس برس سے شائع کر رہا ہوں اور بہت سے ان میں سے میری کتاب براہین احمدیہ اور دوسری کتابوں میں چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ اب حضرات پادری صاحبان سوچیں اور غور کریں اور ان الہامات کو یسوع مسیح کے الہامات سے مقابلہ کریں اور پھر انصافاً گواہی دیں کہ کیا یسوع کے وہ الہامات جن سے وہ اس کی خدائی نکالتے ہیں ان الہامات سے بڑھ کر ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگر کسی کی خدائی ایسے الہامات اور کلمات سے نکل سکتی ہے تو ان میرے الہامات سے نعوذ باللہ میری خدائی یسوع کی نسبت بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگی اور سب سے بڑھ کر ہمارے سیّد و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدائی ثابت ہوسکتی ہے۔ کیونکہ آپ کی وحی میں صرف یہی نہیں کہ جس نے تجھ سے بیعت کی اس نے خدا سے بیعت کی اور نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے اور آپ کے ہر ایک فعل کو اپنا فعل ٹھہرایا ہے۔ اور یہ کہہ کر کہ وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰی
اِنۡ ھُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی[۱] آپ کی تمام کلام کو اپنی کلام ٹھہرایا ہے بلکہ ایک جگہ اور تمام لوگوں ﴿۸۰﴾
کو آپ کے بندے قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا قُلۡ یٰعِبَادِیَ[۲]۔ یعنی کہہ کہ اے میرے بندو۔ پس ظاہر ہے کہ جس قدر صراحت اور وضاحت سے ان پاک کلمات سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

۱؎ النجم: ۴،۵ ۲؎ الزمر: ۵۴

حوالہ نمبر16:۔

النساء والرجال -فجعلني مظهر المسيح عيسى

وزنان رحم کردہ آید پس مرا جائے ظہور مسیح عیسےٰ

عورتوں پر رحم کیا جائے پس مجھ کو مسیح عیسےٰ

ابن مريم لدفع الضرّ وابادة مواد الغواية -

ابن مریم کرد تا کہ مادہ ہائے ضرر وگمراہی را دور فرماید

بن مریم کا مظہر بنایا تا کہ ضرر اور گمراہی کے مادوں کو دور فرماوے

وجعلني مظهر النبي المهدى احمد اكرم

و مرا مظہر مہدی احمد اکرم فرمود

اور مجھ کو مہدی احمد اکرم کا مظہر بنایا

لافاضة الخير و اعادة عهاد الدراية والهداية -

کہ تا بمردم خیر را برساند و باران درایت و ہدایت را دوبارہ فرستد

تا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے اور درایت اور ہدایت کی بارش کو دوبارہ اتارے

وتطهير الناس من دَرَنِ الغفلة والجناية -

و مردم را از چرک غفلت وگناہگاری پاک کند

اور لوگوں کو غفلت اور گناہگاری کے میل سے پاک کرے

فَجِئْتُ فِي الحلتين المهزودتين المصبّغتين ﴿۲۳﴾

پس من در دو حلہ زرد رنگ آمدہ ام کہ رنگین ہستند

پس میں زرد رنگ والے دو لباسوں میں آیا ہوں

بصبغ الجلال وصبغ الجمال - واعطيت صفة

برنگ جلال و رنگ جمال ۔ و دادہ شدم صفت

جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں اور مجھ کو

الافناء والاحياء من الرب الفعال - فاما الجلال

فانی کردن و زندہ کردن از پروردگارے کہ بر ہر کار قادر است ۔ مگر جلالے کہ دادہ شدم

فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھ کو ملی ہے لیکن وہ جلال

الذى اعطيت فهو اثرٌ لبروزى العيسوى من

پس آں اثر آں بروز من است کہ عیسوی است از

جو مجھ کو دیا گیا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جو عیسوی بروز ہے اور جو خدا کی

الله ذى الجلال ☆ - لابيد به شر الشرك المواّج

خدائے کہ ذوالجلال است تا من آں بدی شرک را نیست کنم کہ موج زن

طرف سے ہے تا کہ میں اس شرک کی بدی کو نابود کروں جو

الموجود فى عقائد اهل الضلال -المشتعل بكمال

و موجود در عقائد گمراہان است و بکمال اشتعال

گمراہوں کے عقیدوں میں موج مار رہی ہے اور موجود ہے اور اپنی پوری بھڑک میں

الاشتعال - الذى هو اكبر من كل شرٍّ فى

مشتعل است آنکہ در چشم خدائے دانندہ احوال از ہر شر

بھڑک رہی ہے اور جو حالات کے جاننے والے خدا کی نظر میں ہر ایک بدی سے

☆ قد قلت غير مرة انى ما اتيت بالسيف ولا السنان. وانما اتيت بالأيات

بارہا گفتہ ام کہ من بہ تیغ و نیزہ نیامدہ ام وجز ایں نیست کہ آمدن من بہ نشانہاست

میں نے کئی دفعہ بتلایا ہے کہ میں تلواروں اور نیزوں کے ساتھ نہیں آیا ہوں بلکہ میرے پاس نشان ہیں اور

والقوة القدسية وحسن البيان. فجلالى من السماء لا بالجنود والاعوان. منه

و قوت قدسیہ و حسن بیان ۔ پس جلال من از آسمان است نہ بہ لشکرہا و مددگاراں ۔منہ

قوت قدسیہ اور حسن بیان ہے ۔ پس میرا اجلال آسمانی ہے نہ کہ لشکروں کے ساتھ ۔منہ ﴿۲۳﴾

حوالہ نمبر19:۔

اصلاح کے لئے اور خدمات ضروریہ کے مناسب حال ایک بندہ بھیجا اور اُس کا نام مسیح موعود رکھا۔ یہ خدا کا فعل تھا جو عین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا اور آسمان نے اس پر گواہی دی۔ اور بہت سے نشان ظہور میں آئے لیکن تب بھی اکثر مسلمانوں نے اس کو قبول نہ کیا بلکہ اس کا نام کافر اور دجال اور بے ایمان اور مکّار اور خائن اور دروغگو اور عہد شکن اور مال خور اور ظالم اور لوگوں کے حقوق دبانے والا اور انگریزوں کی ‹۲۵› خوشامد کرنے والا رکھا۔ اور جو چاہا اس کے ساتھ سلوک کیا اور بہتوں نے یہ عذر پیش کیا کہ جو الہامات اس شخص کو ہوتے ہیں وہ سب شیطانی ہیں یا اپنے نفس کا افترا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ

بقیہ حاشیہ

کے داماد کی نسبت اور چار میں سے تین مر گئے اور ایک باقی ہے جس کی نسبت شرطی پیشگوئی ہے جیسا کہ آتھم کی شرطی تھی۔ اب بار بار شور مچانا کہ یہ چوتھی بھی کیوں جلدی پوری نہیں ہوتی۔ اور اس وجہ سے تمام پیشگوئیوں کی تکذیب کرنا کیا یہ ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں؟ اے متعصب لوگو! اس قدر جھوٹ بولنا تمہیں کس نے سکھایا؟ ایک مجلس مثلاً بٹالہ میں مقرر کرو اور پھر شیطانی جذبات سے دور ہو کر میری تقریر سنو۔ پھر اگر ثابت ہو کہ میری سو۱۰۰ پیشگوئی میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں اور اگر یوں بھی خدا سے لڑنا ہے تو صبر کرو اور اپنا انجام دیکھو۔ منہ

حوالہ نمبر20:۔

‹۲۸۸› شائع کر دیا اور شائع بھی ایسا کیا کہ شاید ایک یا دو ہفتہ تک دس ہزار مرد و عورت تک ہماری درخواست نکاح اور ہمارے مضمون الہام سے بخوبی اطلاع یاب ہو گئے ہوں گے۔ اور پھر زبانی اشاعت پر اکتفا نہ کر کے اخباروں میں ہمارا خط چھپوایا اور بازاروں میں ان کے دکھلانے سے وہ خط جا بجا پڑھا گیا اور عورتوں اور بچوں تک اس خط کے مضمون کی منادی کی گئی۔ اب جب مرزا نظام الدین کی کوشش سے وہ خط ہمارا نور افشاں میں بھی چھپ گیا۔ اور عیسائیوں نے اپنے مادہ کے موافق بے جا افترا کرنا شروع کیا تو ہم پر فرض ہو گیا کہ اپنے قلم سے اصلیت کو ظاہر کریں۔ بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا اور نیز یہ پیشگوئی ایسی بھی نہیں کہ جو پہلے پہل اسی وقت میں ہم نے ظاہر کی ہے بلکہ مرزا امام الدین و نظام الدین اور اس جگہ کے تمام آریہ اور نیز لیکھرام پشاوری اور صدہا دوسرے لوگ خوب جانتے ہیں کہ کئی سال ہوئے کہ ہم نے اسی کے متعلق مجملاً ایک پیشگوئی کی تھی یعنی یہ کہ ہماری برادری میں سے ایک شخص احمد بیگ نام فوت ہونے والا ہے۔ اب منصف آدمی سمجھ سکتا ہے کہ وہ اس پیشگوئی کا ایک شعبہ تھی یا یوں کہو کہ یہ تفصیل اور وہ اجمال تھی اور اس میں تاریخ اور مدت ظاہر کی گئی اور اس میں تاریخ اور مدت کا کچھ ذکر نہ تھا اور اس میں شرائط کی تصریح کی گئی اور وہ ابھی اجمالی حالت میں تھی۔ سمجھدار آدمی کیلئے یہ کافی ہے کہ پہلی پیشگوئی اس زمانہ کی ہے کہ جب کہ ہنوز وہ لڑکی نابالغ تھی اور جب کہ یہ پیشگوئی بھی اسی شخص کی نسبت ہے جس کی نسبت اب سے پانچ برس پہلے کی گئی تھی یعنی اس زمانہ میں جب کہ اس کی یہ لڑکی آٹھ یا نو برس کی تھی تو اس پر نفسانی افترا کا گمان کرنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

(خاکسار **غلام احمد** از قادیان ضلع گورداسپورہ پنجاب) ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء

حوالہ نمبر21:۔

۳۴

چونتیسویں پیشگوئی۔ یہ پیشگوئی کتاب براہین احمدیہ کے ص ۵۲۱ میں درج ہے اور وہ یہ ہے وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور اسی کے متعلق ایک کشف ہے اور وہ یہ ہے کہ عالم کشف میں مَیں نے دیکھا کہ زمین نے مجھ سے گفتگو کی اور کہا یَا وَلِیَّ اللّٰہِ کُنْتُ لَا اَعْرِفُکَ یعنی اے خدا کے ولی میں تجھ کو پہچانتی نہ تھی۔

پینتیسویں پیشگوئی۔ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب رسالہ اشاعت السنہ جو بانی مبانی تکفیر ہے اور جس کی گردن پر نذیر حسین دہلوی کے بعد تمام مکفروں کے گناہ کا بوجھ ہے اور جس کے آثار بظاہر نہایت ردی اور یاس کی حالت کے ہیں اس کی نسبت تین مرتبہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی اس حالت پُرضلالت سے رجوع کرے گا اور پھر خدا اس کی آنکھیں کھولے گا۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اور ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں **محمد حسین** کے مکان پر گیا ہوں اور میرے ساتھ ایک جماعت ہے اور ہم نے وہیں نماز پڑھی اور میں نے امامت کرائی اور مجھے خیال گذرا کہ مجھ سے نماز میں یہ غلطی ہوئی ہے کہ میں نے ظہر یا عصر کی نماز میں سورہ فاتحہ کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا تھا پھر مجھے معلوم ہوا کہ میں نے سورہ فاتحہ بلند آواز سے نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر بلند آواز سے کہی ﴿۷۱﴾ پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ محمد حسین ہمارے مقابل پر بیٹھا ہے اور اس وقت مجھے اس کا سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہے اور بالکل برہنہ ہے پس مجھے شرم آئی کہ میں اس کی طرف نظر کروں پس اسی حال میں وہ میرے پاس آ گیا۔ میں نے اسے کہا کہ کیا وقت نہیں آیا کہ تو صلح کرے اور کیا تو چاہتا ہے کہ تجھ سے صلح کی جائے اس نے کہا کہ ہاں پس وہ بہت نزدیک آیا اور بغل گیر ہوا اور وہ اس وقت چھوٹے بچہ کی طرح تھا پھر میں نے کہا کہ اگر تو چاہے تو ان باتوں سے درگذر کر جو میں نے تیرے حق میں کہیں جن سے تجھے دکھ پہنچا اور خوب یاد رکھ کہ میں نے کچھ نہیں کہا مگر صحت نیت سے اور ہم ڈرتے ہیں خدا کے اس بھاری دن سے جبکہ ہم اس کے سامنے کھڑے ہوں گے اس نے کہا کہ میں نے درگذر کی تب میں نے کہا کہ گواہ رہ کہ میں نے

حوالہ نمبر22:۔

راقم رسالہ ہذا اس مقام میں خود صاحب تجربہ ہے۔ عرصہ قریباً تین برس کا ہوا ہے کہ بعض تحریکات کی وجہ سے جن کا مفصل ذکر اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے خدائے تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ **مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی** دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر یک روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔ ﴿۳۹۷﴾ چنانچہ اس پیشگوئی کا مفصل بیان معہ اس کی میعاد خاص اور اس کے اوقات مقرر شدہ کے اور معہ اس کے اُن تمام لوازم کے جنہوں نے انسان کی طاقت سے اُس کو باہر کر دیا ہے اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اور وہ اشتہار عام طور پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے جس کی نسبت آریوں کے بعض منصف مزاج لوگوں نے بھی شہادت دی کہ اگر یہ پیشگوئی پوری ہو جائے تو بلاشبہ یہ خدائے تعالیٰ کا فعل ہے۔ اور یہ پیشگوئی ایک سخت مخالف قوم کے مقابل پر ہے جنہوں نے گویا دشمنی اور عناد کی تلواریں کھینچی ہوئی ہیں اور ہر یک کو جو اُن کے حال سے خبر ہوگی وہ اس پیشگوئی کی عظمت خوب سمجھتا ہوگا۔ ہم نے اس پیشگوئی کو اس جگہ مفصل نہیں لکھا تا بار بار کسی متعلق پیشگوئی کی دل شکنی نہ ہو لیکن جو شخص اشتہار پڑھے گا وہ گو کیسا ہی متعصب ہوگا اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ مضمون اس پیشگوئی کا انسان کی قدرت سے بالاتر ہے اور اس بات کا جواب بھی کامل اور مسکت طور پر اسی اشتہار سے ملے گا کہ خدائے تعالیٰ نے کیوں یہ پیشگوئی بیان فرمائی اور اس میں کیا مصالح ہیں۔ اور کیوں اور کس دلیل سے یہ انسانی طاقتوں سے بلند تر ہے۔

﴿۳۹۸﴾ اب اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیشگوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی

حوالہ نمبر23:۔

نہایت نجیب اور شریف اور عالی نسب ..... بزرگوار خاندان سادات سے یہ تعلق قرابت اِس عاجز کو پیدا ہوُا اور اس نکاح کے تمام ضروری مصارف تیاری مکان وغیرہ تک ایسی آسانی سے خدا تعالیٰ نے بہم پہنچائے کہ ایک ذرہ بھی فکر کرنا نہ پڑا اور اب تک اسی اپنے وعدہ کو پورے کئے چلا جاتا ہے۔" (شحنۂ حق صفحہ ۴۲،۴۳۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۸۲،۳۸۳)

۱۸۸۱ء (قریباً)

"اِس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اَور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ اُس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سُنائی گئی تھی ..... اور جیسا کہ لکھا گیا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقاتِ قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندانِ سیادت میں میری شادی ہو گئی ..... سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بُنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی رُوح اپنے اندر رکھتا ہو گا اِس لئے اُس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو اُن نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دُنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہو گی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اُس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۶۴،۶۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۲،۲۷۵)

۱۸۸۱ء (تخمیناً)

"تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنّۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوُا۔ اُس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوُا ہے؟ مَیں نے اُس کو یہ الہام سُنایا جس کو مَیں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سُنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ

بِکْرٌ وَّ ثَیِّبٌ

جس کے یہ معنے ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے مَیں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک بکر ہو گی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پُورا ہو گیا اور اِس وقت بفضلہٖ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے[1]۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۳۴۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۱)

---

[1] خاکسار کی رائے میں یہ الہامِ الٰہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت امّاں جان کی ذات میں ہی پورا ہوُا ہے جو بکر یعنی کنواری آئیں اور ثیّب یعنی بیوہ رہ گئیں۔ واللّٰہ اَعلم۔ (مرتّب)

حوالہ نمبر24:۔

اس عاجز کو نسبت دی ہے اور ایک جگہ پر جہاں اس عاجز نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدائے تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہو گی اس پیشگوئی پر منشی صاحب فرماتے ہیں کہ الہام کئی قسم کا ہوتا ہے نیکوں کو نیک باتوں کا اور زانیوں کو عورتوں کا۔ ہم اس جگہ کچھ لکھنا نہیں چاہتے ناظرین منشی صاحب کی تہذیب کا آپ اندازہ کر لیں۔ پھر ایک اور صاحب ملازم دفتر اگزیمر صاحب ریلوے لاہور کے جو اپنا نام نبی بخش ظاہر کرتے ہیں اپنے خط مرسلہ ۱۳ جون ۱۸۸۶ء میں اس عاجز کو لکھتے ہیں کہ تمہاری پیشگوئی جھوٹی نکلی اور دختر پیدا ہوئی اور تم حقیقت میں بڑے فریبی اور مکار اور دروغگو آدمی ہو۔ ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہہ سکتے ہیں کہ اے خدائے قادر مطلق یہ لوگ اندھے ہیں۔ ان کو آنکھیں بخش یہ نادان ہیں ان کو سمجھ عطا کر یہ شرارتوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کو نیکی کی توفیق دے۔ بھلا کوئی اس بزرگ سے پوچھے کہ وہ فقرہ یا لفظ کہاں ہے جو کسی اشتہار میں اس عاجز کے قلم سے نکلا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ لڑکا اسی حمل میں پیدا ہو گا اس سے ہرگز تخلف نہیں کرے گا۔ اگر میں نے کسی جگہ ایسا لکھا ہے تو میاں نبی بخش صاحب پر واجب ہے کہ اس کو کسی اخبار میں چھپا دیں۔ اس عاجز کے اشتہارات پر اگر کوئی منصف آنکھ کھول کر نظر ڈالے تو اسے معلوم ہو گا کہ ان میں

کوئی بھی ایسی پیشگوئی درج نہیں جس میں ایک ذرہ غلطی کی بھی گرفت ہو سکے بلکہ وہ سب سچی ہیں اور عنقریب اپنے وقت پر ظہور پکڑ کر مخالفین کی ذلت اور رسوائی کا موجب ہوں گی۔ دیکھو ہم نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو یہ پیشگوئی اجمالی طور پر لکھی تھی کہ ایک امیر نو وارد پنجابی الاصل کو کچھ ابتلا درپیش ہے کیسی وہ سچی نکلی۔ ہم نے صدہا ہندوؤں اور مسلمانوں کو مختلف شہروں میں بتلا دیا تھا کہ اس شخص پنجابی الاصل سے مراد دلیپ سنگھ ہے جس کی پنجاب میں آنے کی خبر مشہور ہو رہی ہے لیکن اس ارادہ سکونت پنجاب میں وہ ناکام رہے گا بلکہ اس سفر میں اس کی عزت و آسائش یا جان کا خطرہ ہے اور یہ پیشگوئی ایسے وقت میں لکھی گئی اور عام طور پر بتلائی گئی تھی یعنی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو جبکہ اس ابتلا کا کوئی اثر ونشان ظاہر نہ تھا۔ بالآخر اس کو مطابق اسی پیشگوئی کے بہت حرج اور تکلیف اور سبکی اور خجالت اٹھانی پڑی اور اپنے مدعا سے محروم رہا سو دیکھو اس پیشگوئی کی صداقت کیسی کھل گئی اسی طرح سے اپنے اپنے وقت پر سب پیشگوئیوں کی سچائی ظاہر ہو گی اور دشمن روسیاہ نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ سوا ہوں گے۔ یہ خدائے تعالیٰ کا فعل ہے جو ابھی تک انہیں اندھا کر رکھا ہے ان کے دلوں کو سخت کر دیا اور ہمارے دل میں درد اور خیر خواہی کا طوفان مچا دیا سو اس مشکل کے حل کے لئے اسی کی جناب میں تضرّع کرتے ہیں۔ اے خداوند رہ ایں تیرہ درونانے را۔ یا مدہ درد گر ہیچ خدادانے را۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر خاکسار غلام احمد مؤلف براہین احمدیہ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

خانہ ساز نبی مرزا قادیانی کے طرز تحریر کے چند نادر نمونے

محترم قارئین! مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

"اللہ تعالی نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا"

(بحوالہ تذکرہ صفحہ ۵۸ طبع چہارم)

آیئے اب قادیانی سلطان القلم کے طرز تحریر کو ملاحظہ کریں

* "پرمیشر (آریوں کا خدا) ناف سے دس انگلی نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں)"

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۰۶ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۴)

* "جس طرح کھانگڑ بھینس کا دودھ نکالنا بہت مشکل ہے اس طرح سے خدا کے نشان بھی سخت تکلیف کی حالت میں اترا کرتے ہیں"

(ملفوظات جلد دوئم صفحہ ۲۸۴ طبع چہارم از مرزا قادیانی)

* "اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا اندر ہی اندر تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔۔۔۔۔۔اور ژب تک اس کی عورت کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا؛؛

(انجام آتھم صفحہ ۳۱۱؛۳۱۷ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۱؛۳۱۷)

* "جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اسکو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں؛؛ (انوار اسلام صفحہ ۳۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۱)

* "دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں؛؛

(نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۵۳)

* "میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں یعنی بدکار عورتوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی؛؛

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷؛۵۴۸ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۷؛۵۴۸)

محترم قارئین! مرزا قادیانی کی کتب بدزبانی اور گالیوں سے بھری پڑی ہیں اب غور کیجیے کہ ایک طرف یہ بدزبانی ہے تو دوسری طرف مرزا قادیانی یوں رقمطراز ہے کہ

''میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں؛؛

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۱۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۲۰)

''مخالف جو گالیاں دیتے ہیں اور گندے اور ناپاک اشتہار شائع کرتے ہیں ہم کو ان کا جواب گالیوں سے کبھی نہیں دینا چاہیے۔ہم کو سخت زبانی کی ضرورت نہیں کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی برکت کم کریں؛؛

(ملفوظات جلد دوئم صفحہ ۱۶۱ طبع چہارم از مرزا قادیانی)

''ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے؛؛

(ست بچن صفحہ ۲۱ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۳)

قادیانی دوستو! کیا تمہارا نبی امت مسلمہ کو گالیاں دے کر اپنے دعوے کے مطابق کمینہ ثابت نہیں ہوتا؟ کیا کسی نبی نے آج تک ایسی غلیظ زبان استعمال کی ہے؟ اگر نہیں تو پھر مان لو کہ مرزا قادیانی کذاب تھا اس کو نبی مان کر اپنی آخرت برباد نہ کرو۔